سوال

(67) میت کی طرف سے صدقہ کرنا شرعا جائز ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا میت کی طرف سے صدقہ کا اجر وثواب اسے ملتا ہے۔؟ کیا میت کی طرف سے صدقہ سے اس کے اعمال حسنہ میں اضافہ ہوتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میت کی طرف سے صدقہ کرنا ان امور میں سے ہے جو شرعا جائز ہیں خواہ یہ صدقہ مال کی صورت میں ہو یا دعاء کی صورت میں امام مسلم نے ''صحیح'' میں امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے ''ادب المفرد'' میں اور اصحاب سنن نے اپنی کتابوں میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

اذامات ان آدم انقطع عنه عمله الامن ثلاث الامن صدقة جاريه او علم ينفع به اوولد صالح يد عوله (صحیح مسلم)

''جب ابن آدم فوت ہوتا تو اس کا عمل منقطع (ختم) ہوجاتا ہے البتہ تین طرح کا عمل باقی رہ جاتا ہے۔''

1۔ صدقہ جاریہ 2۔ علم نافع (مفید) اور 3۔ نیک اولاد جو اس کے لئے دعاء کرتی ہو''

یہ حدیث اپنے عمومی مفہوم کے اعتبار سے اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ صدقہ کا ثواب میت کو حاصل ہوتا ہے نبی کریم ﷺ نے اس میں فرق نہیں فرمایا کہ صدقہ میت کی طرف سے وصیت کیوجہ سے ہو یا اس کی وصیت کے بغیر ہو لہذا یہ حدیث عام ہوگی۔ اور ان دونوں حالتوں کے لئے شامل ہوگی۔ میت کے لئے دعا کے سلسلے میں صرف اولاد کے زکر کا کوئی مفہوم نہیں کیونکہ بہت سی صحیح احادیث سے مردوں کے لئے دعاء ثابت ہے۔ جیسا کہ ان کی نماز جنازہ میں اور ان کی قبروں کی زیارت کے موقع پر دعاء کیجاتی ہے۔ اور اس اعتبار سے کوئی فرق نہیں۔ کہ میت کا کوئی قریبی عزیز دعا کرے یا کوئی اجنبی دعاء کرے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی بن باز رحمہ اللہ

جلددوم